روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
منگل 9 مئی 2006ء 10 ربیع الثانی 1427 ہجری 9 ہجرت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 99

لاثانی خوشی

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عمرہ کیلئے جانے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا:۔ میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے مجھے ساری دنیا مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الدعا حدیث نمبر :1280)

نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے افتتاح

خلوص دل سے ذکر الٰہی کرنے سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے

ہر احمدی کو چاہئے کہ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ خشیت الٰہی کے ساتھ بکثرت ذکر الٰہی کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2006ء بمقام آکلینڈ نیوزی لینڈ کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا اور ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ذکر الٰہی سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور گڑگڑاتے ہوئے بکثرت ذکر الٰہی کرے۔ آکلینڈ نیوزی لینڈ سے حضور انور کا یہ خطبہ براہ راست ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔ پاکستان میں یہ خطبہ ساڑھے چھ بجے صبح سنا گیا۔

حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 206 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اور تو اپنے رب کو اپنے دل میں کبھی گڑگڑاتے ہوئے اور کبھی ڈرتے ڈرتے اور بغیر اونچی آواز کے صبح اور شاموں کے وقت یاد کیا کر اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کے دل اللہ سے محبت کرنے والے اور ہر احمدی اعلیٰ اخلاق کا مالک بن جائے۔ جو جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود نے 116 سال پہلے شروع فرمایا تھا آج اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے اور جلسہ کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ آپ کا یہ جلسہ بھی ان مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اگر دوران سال بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکے جس کیلئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی اور جس مقصد کیلئے آپ مبعوث ہوئے تو آج جبکہ یہاں آپ خالصتاً روحانی ماحول کیلئے جمع ہوئے ہیں تو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ نہ صرف جلسہ کے ایام میں بلکہ بعد میں بھی اس طرف متوجہ رہیں۔ تبھی آپ احسن رنگ میں احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچا سکیں گے اور مخلوق کو خدا کے قریب لا رہے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اپنے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا کرنے کا احساس ہونا چاہئے اور یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا دیکھ رہا ہے اگر یہ احساس ہوگا تو خدا کا ذکر بھی زبانوں پر جاری رہے گا۔ پنجوقتہ نماز بھی ادا کر رہے ہونگے اور خدا تعالیٰ کے دوسرے احکامات پر عمل کی توفیق بھی مل رہی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر وقت عاجزی سے اور خدا سے ڈرتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے ذکر الٰہی کیا کرو اور صبح و شام اسی سے مدد مانگو۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے جو دم غافل وہ دم کافر۔ پس ہر احمدی کو ذکر الٰہی کرتے ہوئے اور خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ تعلیم دی ہے کہ چاہئے کہ ہر صبح یہ گواہی دے کہ تم نے خدا سے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور ہر رات یہ گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔

حضور انور نے فرمایا جب یہ پاک تبدیلی ہوگی تو نظام جماعت اور خلافت سے بھی تعلق مضبوط ہوگا اور لغویات سے بھی بچنے کی توفیق ملے گی ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دل کو سکون اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے اور ذکر الٰہی سے ملتا ہے۔ مادی چیزوں کے حصول سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ غور سے سنو کہ اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ حضور انور نے توجہ دلائی کہ ذکر الٰہی پانچ نمازوں کے علاوہ بھی ہونا چاہئے مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے بھی یاد کرتے ہیں اور جب انسان سچے اخلاص سے خدا کو یاد کرتا ہے تو اس کے دل پر عظمت الٰہی کا خوف پیدا ہو جاتا ہے جو اسے گناہوں سے بچاتا ہے اور تقویٰ و طہارت میں بڑھاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فجی میں احمدیت 40-50 سال پہلے آئی تھی پہلے بزرگوں نے پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانیاں دیں اور بیعتیں کروائیں۔ اس لئے آپ بھی اپنی دعوت الی اللہ کی کوششوں کو تیز کریں اور پاکیزہ تبدیلیاں پیدا کریں۔ حضور انور نے ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ کی یہ دعا بکثرت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی کہ اے اللہ میرا دل اپنے دین پر مضبوط کر دے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے والا بن جائے۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ

جاپان سے براہ راست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 12 مئی 2006ء جاپان سے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ براہ راست نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 8:15 صبح ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(نظارت اشاعت)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

باقی صفحہ 7 پر

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن مورخہ 14 مئی 2006 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وہب سائٹ ایڈریس یہ ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

نماز کو خوب سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے

وحدت ہمارے اندر اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ہم اپنی باجماعت نمازوں کا اہتمام کرتے چلے جائیں گے

اپنی عبادتوں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے عمل کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اپنے ساتھ انسانیت کی تکلیفوں کو بھی دور کرنے کا باعث بن سکیں

اس بات کا جائزہ لیں کہ سو فیصد جماعتی عہدیداران نظام وصیت میں شامل ہوں۔ چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14/اپریل 2006ء (14/شہادت 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الھدیٰ۔ سڈنی (آسٹریلیا)

خطبہ جمعہ کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ 20-22 سال میں جماعت احمدیہ کے افراد کی ایک بہت بڑی تعداد اس ملک میں آئی ہے۔ گو اس لحاظ سے تو بہت بڑی نہیں جس طرح دوسرے ملکوں میں گئی ہے لیکن خاصی تعداد یہاں بھی آئی ہے۔ لیکن اس ملک میں احمدیت کا آغاز آپ لوگوں کے یہاں آنے سے نہیں ہوا، اس جگہ کی احمدیت کی تاریخ صرف 20-22 سال پرانی نہیں ہے، بعض کو شاید علم نہ ہو کہ آسٹریلیا میں احمدیت حضرت مسیح موعود کے زمانے میں 1903ء میں آئی ہے۔ اور حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی گویا اس ملک میں احمدیت کا پودا لگے سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان بزرگ کو جنہوں نے اس وقت احمدیت قبول کی حضرت مسیح موعود کی طرف سے جو بیعت کی قبولیت کا خط ملا اور اس میں جو ہدایات درج تھیں وہ آج بھی ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور اگر آپ ان ہدایات کو پلّے باندھ لیں تو اس ملک میں رہتے ہوئے جہاں آپ اپنا تعلق خدا سے بھی جوڑ رہے ہوں گے ایسا تعلق جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا ہوتا ہے اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خود اپنے بندے کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ بندہ سوتا ہے تو خدا اس کی خاطر جاگتا ہے، بندہ دشمن میں گھرتا ہے تو خدا اس کی حفاظت فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے بندے کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ایسی ایسی جگہوں سے ایسے ذرائع سے اس کی ضروریات پوری کرتا ہے کہ بندے کو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اپنی طاقتوں کی جو تصویر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھائی ہے، ہمیں بتائی ہے، اپنے وجود کا جو فہم اور ادراک ہمیں دیا ہے وہ صرف ایسی چیز نہیں کہ صرف قرآن کریم میں ہی درج ہے جس کا کسی کو تجربہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے خالص بندے اس بات کا تجربہ رکھتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ہمیں اس کے کئی نمونے نظر آتے ہیں۔ اور پھر اس دنیا کے انعاموں کے ساتھ ایسے بندے جو خدا کی طرف جھکنے والے ہوں ان کی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق عاقبت بھی سنور جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اس دنیا سے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ دائمی جنتوں کی بشارت بھی دیتا ہے۔

یہ بزرگ جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے یعنی حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً نیک انجام کی خبر دی تھی۔ تو یقیناً آپ کو حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی پر مکمل ایمان اور اپنی عملی حالت کو ان نصائح کے مطابق ڈھالنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہو گی، ان نصائح کے مطابق جو حضرت مسیح موعود نے آپ کو لکھوائی تھیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ پر کامل اور مکمل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی تعلیم پر صدق دل سے چلنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے دنیا و آخرت کے انعاموں کا وارث بناتا ہے۔ آج بھی ہم اگر ان انعاموں کے وارث بننا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی تا کہ ہر وقت ہم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہر سکیں۔

اب مَیں ان نصائح کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی طرف سے حضرت صوفی صاحب کو لکھی تھیں۔

پہلی بات یہ لکھی کہ ''آپ کی بیعت تو قبول ہو گئی ہے اب آپ کو چاہئے کہ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں''۔

نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر یہ کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے۔ سنوار کر ادا کرنی ہے۔ نماز کو جلدی جلدی اس لئے ادا نہیں کرنا کہ مَیں نے اس کے بعد اپنے دنیاوی جھمیلوں کو نمٹانا ہے۔ نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھا جائے اور سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھیں۔ جن گھروں میں نماز کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی ان کے بچوں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ صرف بچپنے میں ہی نہیں بلکہ بڑے ہو کر بھی، جوانی میں بھی اور اس کے بعد بھی، کہ ایک تو نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور اگر کبھی کسی دوست کے ساتھ یا ویسے ہی (۔) میں آ گئے تو بغیر اس بات کا خیال رکھے کہ وضو قائم ہے یا نہیں، اگر نماز کھڑی دیکھیں گے تو اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ظاہری اور باطنی صفائی کے لئے وضو ضروری ہے۔ اور یہ نماز سنوار کر پڑھنے کی پہلی شرط ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر اس بارے میں ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (المائدہ 7:) کہ اے مومنو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ بھی اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ تو اس حکم سے واضح ہو گیا کہ اگر پانی کی موجودگی ہے، .... اتنا سخت مذہب بھی نہیں، یہ وضو کی ساری شرط پانی کی موجودگی کے ساتھ ہے۔ تو وضو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں یہ صفائی کے لئے ضروری ہے وہاں نماز میں توجہ قائم کرنے کے لئے پوری طرح ہوشیار کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور وضو کرنے کے اہتمام سے نماز سے پہلے ہی یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ مَیں اللہ کے حضور جانے لگا ہوں اور دنیاداری کو جھٹک کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ یا اس طرح پاک ہو کر حاضر ہونے کی کوشش کرنی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اور مومن

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں ڈھل جاتی ہیں۔ جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔

(مسلم باب خروج الخطاء بماء الوضوء)

تو یہ ہے وضو کی اہمیت۔ لیکن اس سے یہ بھی مطلب نہیں لے لینا چاہئے کہ جان بوجھ کر غلطیاں کرتے رہو، بدنظریاں کرتے رہو، دوسروں کے حقوق مارتے رہو، اپنے مفاد کے لئے دوسروں کو دھوکہ دیتے رہو اور پھر وضو کر لو تو پاک ہو گئے۔ یہ بڑا واضح حکم ہے کہ اگر تم رحمٰن کے **بندے ہو تو پھر اس کا خوف بھی دل میں رکھو۔ تو جو اللہ کا خوف دل میں رکھنے والا ہو گا وہ عادی مجرم نہیں ہو گا بلکہ انجانے میں جو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں اور ان پر وہ فکر مند رہتا ہے ان سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔**

پھر نماز کو سنوار کر ادا کرنے کے سلسلے میں ایک اہم بات وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ یہ وقت پر نماز پڑھنے کا احساس اور عادت ہی اس وصف کو نمایاں کرنے والی ہوگی کہ یہ انسان یا مومن بندہ نماز سنوار کر پڑھنے کی عادت اور خواہش رکھتا ہے اور اس کو عادت بھی ہے۔

نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ (۔)(النسآء: 104) یعنی نماز یقیناً مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے اور یہ نمازوں کے اوقات پانچ مقرر کئے گئے ہیں اور بروقت نماز کی ایک اہمیت ہے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے اس کی حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر وقت جو نماز کا حکم ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے وہ اپنے اندر کیا اہمیت رکھتا ہے۔ ہر نماز کی اہمیت آپ نے بڑی تفصیل سے بیان فرمائی۔ اس وقت اس تفصیل میں تو جانا ممکن نہیں ہے تاہم مختصر یہ کہ انسان کی زندگی مستقل بلاؤں اور مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے اور شیطان ہر وقت حملے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ پھر انسان کی زندگی میں مختلف کیفیات اور حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ان بلاؤں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے اور شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے اور ان مختلف کیفیات اور حالات کے مطابق جو صورتحال پیدا ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرض کیا ہے کہ دن کے پانچ حصوں میں اللہ کے حضور حاضر ہوا جائے اور جہاں انسان وقت پر نماز پڑھنے کی وجہ سے ان حملوں سے محفوظ رہے گا وہاں روحانیت میں ترقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بھی ہو گا۔ پس ہر احمدی کو وقت پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنی چاہئے اس کی اہمیت پر توجہ دینی چاہئے۔

اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دَور دَورہ ہے اس طرف توجہ دینا اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ شیطان نت نئے طریقوں سے حملے کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل میں یہ وسوسے پیدا کرتا ہے کہ اگر تم نے اس وقت اپنا فلاں دنیاوی کام نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے اس لئے پہلے اس کام کو نمٹا لو، نماز کا بھی وقت ہے لیکن بعد میں اسے جمع کر کے پڑھ لینا۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ ہر زمانے میں شیطان نے مختلف طریقوں سے حملے کرنے ہیں، ہر زمانے میں انسان کی مصروفیات مختلف ہونی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ ایسی نمازیں جو تمہاری سستیوں اور جو تمہاری دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وقت پر ادا نہ ہونے کا احتمال ہو یا وہ احتمال رکھتی ہوں ان کی خاص طور پر حفاظت کرو۔ کیونکہ پھر ایک نماز سے لاپرواہی آہستہ آہستہ باقی نمازوں سے بھی غافل کر دیتی ہے۔ اس لئے فرمایا (۔) (البقرۃ:239) یعنی تم تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ یہ نہیں فرمایا کہ فلاں نماز کی خاص طور پر حفاظت کرو، درمیانی نماز کی تعریف بھی مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہو سکتی ہے۔ **ہر وہ نماز درمیانی ہے جس میں دوسری ترجیحات نماز کے مقابلے میں زیادہ ہوں اور جب انسان دوسری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو تمام دوسرے دنیاوی مفادات پر ترجیح دے رہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزاروں کی ضروریات خود ایسی جگہ سے پوری فرما رہا ہو گا کہ جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا اور دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔**

پھر نماز میں سنوار اور نکھار تب پیدا ہو گا جب نمازیں باجماعت ادا کی جا رہی ہوں گی کیونکہ ایک مومن پر نماز باجماعت فرض ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ نماز کو قائم کرو، اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرائط کو قائم کرنے کی جو سنت ہمارے سامنے قائم فرمائی وہ (۔) میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی ہے۔ ہمیں نماز باجماعت کی ادائیگی کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

ایک دفعہ ایک نابینا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ مجھے راستے کی ٹھوکروں کی وجہ سے مسجد میں آنے میں دقت ہے۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پہلے تو آپؐ نے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا تمہیں اذان کی آواز آ جاتی ہے؟ اس نے عرض کی جی آواز تو آ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر نماز کا حق یہ ہے کہ تم مسجد میں آ کر نماز ادا کیا کرو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا (سردی وغیرہ کی وجہ سے، موسم کی جو بھی شدت ہوتی ہے اس وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپؐ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

(مسلم کتاب الطھارۃ۔ باب فضل اسباغ الوضوء علی مکارہ)

پس ہم یہ چھاؤنیاں اپنے دلوں کی سرحد پر قائم کریں گے تو شیطان کے حملوں سے اپنے دل کو بچا کر رکھ سکیں گے۔ ورنہ شیطان تو جس طرح اس نے چیلنج دیا ہوا ہے ہر راستے پر ہمارے پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعے سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (۔) یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اور اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 605 جدید ایڈیشن)

نفس کی بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ یہ جو دنیا کی فکریں اور پریشانیاں ہیں ان سے چھٹکارا اسی نماز کے ذریعہ سے ملتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہ غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے

کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی (۔) میں اور ہر ہفتے کے بعد شہر کی (۔) میں اور پھر سال کے بعد عید گاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (۔) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے''۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طرہ امتیاز ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدی کو اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تمام دنیا کے احمدیوں کو اس تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ یہ ایک وحدت کی نشانی ہے پس یہ وحدت ہمارے اندر اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ہم اپنی باجماعت نمازوں کا اہتمام کرتے چلے جائیں گے۔ ایک بڑا طبقہ اس طرف توجہ دیتا چلا جائے گا۔ اصولی طور پر تو 100 فیصد احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ وحدت بھی قائم رہے گی۔

یہاں کیونکہ ہر جگہ ہماری (۔) نہیں ہیں۔ یہاں بھی شاید لوگ فاصلے پر رہتے ہوں گے تو جو لوگ (۔) میں آسکتے ہوں انہیں ضرور آنا چاہئے اور جو نہ آسکتے ہوں وہ قریب کے گھر آپس میں مل کر نماز سینٹر قائم کریں اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا کریں۔ اسی طرح دوسرے شہر کے لوگ ہیں جہاں بہت فاصلے کی دُوری ہو وہاں گھر والے اکٹھے ہو کر نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ جس حد تک گھر اکٹھے ہو سکتے ہوں آپس میں مختلف گھر اکٹھے ہو جائیں، ایک جگہ سینٹر بنا لیں۔ جہاں یہ بھی ممکن نہ ہو، وہاں گھر کے سربراہ اپنے بیوی بچوں کو اکٹھا کریں اور نماز باجماعت کی اپنے گھر میں عادت ڈالیں۔ اس سے جہاں باجماعت نماز ادا کرنے کی وجہ سے نماز کا 27 گنا ثواب لے رہے ہوں گے وہاں اپنے بچوں کے دلوں میں بھی نماز کی اہمیت پیدا کر رہے ہوں گے۔ اور یہ اہمیت جب ان بچوں کی زندگیوں کا حصہ بن جائے گی تو پھر ہمیشہ نماز سنوار کر ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ پھر آپ لوگ اس فکر سے بھی آزاد ہو جائیں گے کہ کہیں ہمارے بچے اس معاشرے کے رنگ میں نہ ڈھل جائیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو حقیقی نمازیں پڑھنے والے، اس کے حضور جھکنے والے ہیں نمازیں ان کو فحشاء سے بھی روکتی ہیں۔ نمازیں ان کی محافظ بن جائیں گی اور ان کی حفاظت کے لئے کھڑی ہو جائیں گی۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اپنی نسلوں کو بھی اگر سنوارنا ہے، بچانا ہے تو خود بھی نمازوں کی عادت ڈالیں تا کہ بچوں کو بھی عادت پڑے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر دوسری نصیحت جو حضرت مسیح موعود نے اپنے خط میں حضرت صوفی صاحب کو فرمائی تھی وہ تھی، استغفار بہت پڑھتے رہیں۔

اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہوئے اور آئندہ ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ اس طرح اپنے بندے کو نوازتا ہے کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں جب ہر طرف مایوسی ہو کھانے پینے سے لدا ہوا اس کا اونٹ گم جائے اور وہ اچانک اس کو مل جائے''۔

(بخاری کتاب الدعوات باب التوبة مسلم)

تو دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے استغفار سے خوش ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے استغفار کے فوائد کے مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے (۔) (نوح: 11)۔ اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے اور پھر تمہارے استغفار کرنے کا تمہیں فائدہ کیا ہوگا۔ (۔) (ھود: 11) یعنی اس توبہ اور استغفار کی وجہ سے جو سچے دل سے کی جائے گی وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔ تو دیکھیں انسان کتنے فوائد حاصل کر رہا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ رہا ہے اور روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ رہا ہے وہاں دنیاوی فائدے بھی حاصل ہو رہے ہیں۔

اب یہاں اس ملک میں مجھے بتایا گیا ہے کہ اس علاقے میں خاص طور پر اس صوبے میں پانی کی بڑی قلت ہے اور بعض چیزوں کے لئے پانی کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ آج دنیا میں ہر جگہ احمدی ہی ہیں جو دنیا سے مشکلات دور کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ پس اپنی عبادتوں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے عمل کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اپنے ساتھ ساتھ انسانیت کی تکلیفوں کو بھی دور کرنے کا باعث بن سکیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس روحانی پانی سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے غیروں کو بھی سیراب کریں۔

حضرت مسیح موعود استغفار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے''۔ یعنی جو بخشش مانگنے والا ہے اس کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ ''لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے''۔ یعنی ایک آدمی نے کوئی گناہ کر لیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ڈھانک لے۔ ''لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعے بگڑنے سے بچاوے''۔

(ریویو آف ریلجنز جلد اول صفحہ 192-193)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ صفت قیوم کے ذریعے سے اپنے آپ کو بگڑنے سے ہمیشہ بچائے رکھیں۔ پس استغفار کا بھی ایک بہت وسیع مضمون ہے۔ اپنی روحانی اور جسمانی بقا اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لئے احمدیوں کو بہت زیادہ اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ جن انعاموں کے ہم وارث ہو چکے ہیں، ان کو تا قیامت پاتے چلے جانے والے ہوں۔

پھر آپ نے ایک نصیحت یہ فرمائی تھی کہ ''تقویٰ طہارت، اللہ رسول کی سچی فرمانبرداری میں کوشش کریں''۔

متقی وہ ہیں جو اپنے آپ کو دنیا کی لغویات سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی آجاتے ہیں اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی آجاتی ہے۔

پس ایک احمدی کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی زندگی کو عبادتوں سے اور اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم میں طاقت پیدا ہو۔ پس ایک متقی

انسان سلجھا ہوا انسان ہے جو ہر وقت اس کوشش میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”مبارک ہے وہ جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے اور بد قسمت ہے وہ جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 99 جدید ایڈیشن)

پس آپ لوگ جو اس خطہ زمین میں آئے، بہت سے اس لئے یہاں آ کر پناہ گزین ہوئے کہ زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے اپنے ملک میں آپ پر زندگی کا دائرہ تنگ کیا گیا تھا۔ یہاں آ کر ذہنی یکسوئی بھی حاصل ہوئی اور مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ یہ سب باتیں اس چیز کا تقاضا کرتی ہیں کہ آپ اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں، ہر لحہ اور ہر آن خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنائے رکھیں۔ اس دنیا کی چکا چوند خدا کی یاد سے بیگانہ نہ کردے بلکہ مزید اس کے آگے جھکنے والا بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اور اسوہ پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور آپؐ کے غلامِ صادق کی بیعت میں آ کر آپؑ کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے کامل فرمانبرداری دکھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ (یعنی جو اپنے آپ کو میری جماعت میں شامل سمجھتے ہو) آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو خود تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا“۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

اس ضمن میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے اور ہمیشہ جماعت میں اطاعت اور فرمانبرداری کی مثالیں قائم کرنے کا حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد ایک ایسا انتظام فرمایا جو نظام خلافت کے ذریعے سے ہے۔ اور اس نظام خلافت کے ساتھ ایک اور بھی نظام تھا۔ ایک تو فرمانبرداری اور اطاعت کا نظام دوسرے خدا اور رسول کا پیغام پہنچانے کے لئے اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے نظام وصیت کا اجراء۔ اور آج سے تقریباً 100 سال پہلے یہ اجراء ہوا تھا۔ اور یہ جو وصیت کا نظام آپ نے جاری فرمایا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے آپ نے بے شمار دعائیں کی ہیں۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں، بلکہ جماعت کو تقویٰ پر قدم مارنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں نصیحت کرتے ہوئے کہ:

خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ: ”تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 307۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309-308)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر 2005ء میں حضرت مسیح موعود کے نظام وصیت کو جاری ہوئے 100 سال پورے ہو گئے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا اور 2004ء کے جلسہ UK میں میں نے تحریک کی تھی کہ 2005ء میں 100 سال پورے ہوں گے تو کم از کم 50 ہزار موصیان ہونے چاہئیں۔ تو جیسا کہ مَیں جلسہ سالانہ قادیان میں اعلان کر چکا ہوں کہ اللہ کے فضل سے یہ تعداد پوری ہو چکی ہے بلکہ اس تعداد سے بہت آگے جا چکے ہیں۔ اب تو جماعتیں اپنا اگلا ٹارگٹ پورا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن یہاں آپ لوگوں کی دلچسپی کے لئے مَیں جو بات بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں کی جو تاریخ مرتب ہوئی ہے اس کے مطابق حضرت صوفی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے اولین موصی ہیں اور حضرت مسیح موعود نے جب وصیت کا اعلان فرمایا تو اس کے تین مہینے کے بعد ہی انہوں نے وصیت کر دی تھی اور اس طرح آپ کی وصیت مارچ 1906ء کی ہے۔ پھر اس لحاظ سے اس ملک میں یعنی اس براعظم میں نظام وصیت کے پہلے پھل کو بھی 100 سال ہو گئے ہیں۔ یہ اپریل کا مہینہ ہے۔ صرف ایک مہینہ ہی اوپر ہوا ہے۔ حضرت صوفی صاحب نے یقیناً ایک تڑپ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ اور یقیناً یہ کامیاب کوشش تھی، کیونکہ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انجام بخیر ہونے کی خبر الہاماً دی تھی۔ اور آپ یقیناً حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے بھی وارث بنے جو آپ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور بے شمار دعائیں ہیں جو آپ نے کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ میں ترقی دے، ایمان میں ترقی دے، نفاق سے پاک کرے تو یہ صرف اتفاق نہیں ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں 100 سال کے بعد بیرون ہندوستان کے پہلے موصی کے ملک میں یہ میرا دورہ ہے اور اس سے پہلے میں وصیت کرنے کی تحریک بھی کر چکا ہوں۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے علم بھی نہیں تھا کہ یہاں بھی حضرت مسیح موعود کے نظام وصیت کا پہلا پھل آج سے 100 سال پہلے لگ چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں یہ پھل لگا اور آج سے پورے 100 سال پہلے ایک ایسا کامیاب پھل تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے تسلی بھی کروائی کہ تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا۔ تو کہنا مَیں یہ چاہتا ہوں کہ بیرون پاکستان اور ہندوستان نظام وصیت کی طرف توجہ اس ملک کے احمدیوں کو اس لحاظ سے بھی خاص طور پر کرنی چاہئے کہ وہ ایک شخص تھا یا چند ایک اشخاص تھے جو یہاں رہتے تھے ان میں سے ایک نے لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر وصیت کے نظام میں شمولیت اختیار کی۔ آج آپ کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بہت زیادہ ہیں اور 100 سال بعد اور تقریباً اس تاریخ کو 100 سال بھی پورے ہو چکے ہیں اس لئے اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو کمانے والے لوگ ہیں جو اچھے حالات میں رہنے والے لوگ ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔ گو کہ اللہ کے فضل سے مجھے بتایا گیا کہ یہاں موصیان کی تعداد کافی اچھی ہے لیکن حضرت صوفی صاحب کے حالات پڑھ کر جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہاں کا ہر احمدی موصی ہو اور تقویٰ پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔ اس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔

اب سالومن آئی لینڈز (Soloman Islands) میں وہاں کے ایک نئے احمدی

ہیں، انہوں نے بھی وصیت کی ہے تو جس طرح نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ بڑھیں گے ان لوگوں کو دیکھ کر آپ لوگوں کو بھی فکر ہونی چاہئے کہ کہیں یہ پرانے احمدیوں کو پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔

پھر حضرت مسیح موعود نے حضرت صوفی صاحب کو ان کے خط میں نمازوں میں دعائیں کرنے اور تہجد میں دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور دنیا کو حق کی پہچان کی طرف توجہ دینے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ حضرت مسیح موعود کو کس قدر خوشی ہوتی تھی کہ کسی سعید روح کو حق پہنچے، حق کو پہچاننے کی توفیق ملے اور پھر آگے اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق ملے۔ اس کا اظہار خط کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

حضرت مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ’’حضرت اقدس آپ کے اخلاص اور محبت اور خدا داد فہم رسا سے بہت خوش ہوئے اور آپ کے حق میں دعا فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیاوی برکت دے۔ اور آپ کے ہدایت اور (۔) سے بہتوں کو فائدہ دے اور ایک جماعت کے قلوب کو اس سلسلے کی طرف متوجہ کرے آمین‘‘۔

تو اس خط میں حضرت مسیح موعود نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ پس یہ میدان بھی ایسا ہے جس میں ہر احمدی کو معیّن پروگرام بنا کر جت جانا چاہئے۔ آج دنیا کی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کو صحیح راستے کی تعیین کر کے دکھائی جائے صحیح راستہ بتایا جائے اور جو روحانی بارشیں اور فضل اور روحانی پانی کی نہریں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کی ہیں اور آپ کے لئے جاری فرمائی ہیں اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

یہ جلسے کے چند دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے میسر فرمائے ہیں کہ اس میں اپنے جائزے لیں۔ حضرت مسیح موعود کی توقعات کو اپنے سامنے رکھیں۔ اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں، اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولادوں کو بھی زمانے کی لغویات سے محفوظ رکھیں۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔ اور پھر مستقل مزاجی سے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ آپ کی (۔) بھی تبھی کامیاب ہوگی جب آپ کے اندر خود بھی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ان دنوں میں آپ سب کو اس لحاظ سے دعائیں کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور جو باجماعت نمازیں پڑھنے اور نوافل پڑھنے کے مواقع میسر آئیں اس میں بھی باقاعدگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے آپ کے لئے روحانی ترقی کا باعث بنے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

مکرم محمد شفیق صاحب

ارتھنگ برقی صدمہ سے حفاظت کا ذریعہ

ایک مخصوص موٹائی کی دھاتی تار کے ایک سرے کے ساتھ برقی مشین کے فریم کو اور دوسرے سرے کے ساتھ ارتھ الیکٹروڈ (Earth Electrode) کو جوڑ کر اسے زیر زمین گیلی مٹی میں دفن کرنے یا گاڑھنے کو ارتھنگ کہتے ہیں۔ دھاتی پلیٹ یا راڈ کو ارتھ الیکٹروڈ کہتے ہیں۔

ارتھنگ کی ضرورت

پاور ہاؤس یا ٹرانسفارمر کی نیوٹرل کی تار کو زمین میں ارتھ کیا جاتا ہے اس طرح زمین نیوٹرل بن جاتی ہے۔ اب اگر کسی وجہ سے برقی مشین میں کوئی تار ننگی ہو کر اپنے دھاتی فریم کے ساتھ چھو جائے تو فیز اور نیوٹرل کے آپس میں مل جانے سے شارٹ سرکٹ (Short Circuit) ہوگا۔ (ارتھ شدہ مشین کا دھاتی فریم نیوٹرل پر ہونے کی وجہ سے) اور نتیجتاً لائین فیوز پگھل جائے گا اور برقی مشین فیز کی تار سے علیحدہ ہو جائے گی (فیز کی تار وہ تار ہوتی ہے جو شاک لگاتی ہے)۔ اس حالت میں جو کوئی بھی برقی مشین کو ہاتھ لگائے گا وہ برقی صدمہ سے محفوظ رہے گا۔ اس کے برعکس اگر کسی برقی مشین کا دھاتی فریم ارتھ شدہ نہ ہوگا تو برقی مشین میں لیک (Leak) ہونے کی صورت میں جو شخص بھی اس کو ہاتھ لگائے گا۔ کرنٹ اس کے جسم میں سے گزر کر زمین میں چلی جائے گا (زمین نیوٹرل ہونے کی وجہ سے)۔ اس طرح برقی مشین کو ہاتھ لگانے والے شخص کو برقی صدمہ لگے گا۔

ارتھ الیکٹروڈ کی سائز اور میٹریل

قوانین بجلی کے مطابق درست ارتھنگ کرنے کے لئے تانبے (Copper) کی ارتھ پلیٹ کا سائز 2 فٹ x 2 فٹ x1/8 انچ ہونا چاہئے اور تانبے کی ارتھنگ لیڈ (Earthing-Lead) کی موٹائی کم از کم 8SWG ہونی چاہئے۔ ارتھنگ لیڈ وہ تار ہوتی ہے جو برقی مشین کے دھاتی فریم اور ارتھ الیکٹروڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس کی موٹائی لوڈ کے مطابق ہوتی ہے۔ تانبے کی ارتھ پلیٹ کے ساتھ استعمال ہونے والے نٹس (Nuts) بولٹس (Bolts) اور واشرز (Washers) وغیرہ بھی تانبے ہی کے ہونے چاہئیں۔ ارتھ الیکٹروڈ اگر کاپر راڈ (Rod) کا ہو تو اس کی موٹائی نصف انچ سے ایک انچ تک اور لمبائی ضرورت کے مطابق ہونی چاہئے۔ تانبہ چونکہ مہنگی دھات ہے۔ اس لئے IEE ریگولیشنز (Regulations) کے مطابق تانبے کی پلیٹ کی بجائے GI (Galvanised Iron) کی پلیٹ (یعنی وہ لوہے کی پلیٹ جس پر جست (Lead) کی تہہ چڑھائی گئی ہو) سائز 2 فٹ x 2 فٹ x1/8 انچ کی بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ارتھنگ لیڈ، نٹ، بولٹ اور واشرز وغیرہ بھی GI کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ Dissinilar Metals کے آپس میں ملنے سے جوڑ پر Galvanic Effects کی وجہ سے زنگ Corrosion لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک تو ارتھنگ نظام کی مزاحمت بڑھ جائے گی اور ارتھنگ زیادہ مؤثر نہیں رہے گی اور دوسرے کچھ عرصے کے بعد ارتھنگ لیڈ کا رابطہ ارتھ الیکٹروڈ سے منقطع ہونے کا خطرہ ہوگا اور نتیجتاً ارتھنگ کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے ارتھنگ لیڈ ارتھ الیکٹروڈ اور ان کو آپس میں جوڑنے والا متعلقہ سامان بھی ایک ہی دھات کا ہونا چاہئے۔

ارتھ الیکٹروڈ کی گہرائی

ارتھ الیکٹروڈ پلیٹ یا راڈ کو کتنی گہرائی تک زمین میں دفن کرنا یا گاڑنا چاہئے۔ اس کا انحصار زیر زمین پانی کی سطح پر منحصر ہوتا ہے۔ سیم زدہ علاقوں میں اگر زیر زمین پانی کی سطح 3 یا 4 فٹ ہو تو وہاں 12 فٹ کی گہرائی تک ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنے یا گاڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر سطح زمین سے پانی دور ہو تو پھر گہرائی میں بھی اضافہ اسی نسبت سے کرنا چاہئے۔ اصولی طور پر ارتھ الیکٹروڈ کی گہرائی زیر زمین پانی کی سطح سے ایک فٹ تک ہونی چاہئے۔ اگر زیر زمین پانی کی سطح چالیس یا پچاس فٹ ہو تو اس صورت میں اتنی گہرائی تک کھدوائی کروانے پر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بارہ سے پندرہ فٹ کی گہرائی تک ہی ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنا کافی ہوتا ہے۔ مگر مصنوعی طریقہ ہے اس کے اردگرد نمی قائم رکھنے کے لئے ٹی بینڈ T-Band کے ذریعہ پانی ڈالتے رہنا چاہئے۔ پہاڑی علاقوں میں جہاں مطلوبہ گہرائی تک ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنے کے لئے مناسب زمین نہیں ملتی وہاں ارتھ لیڈ کو ارتھ الیکٹروڈ سے جوڑنے کے علاوہ سپلائی نظام کے نیوٹرل کنڈکٹر سے بھی جوڑا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے ارتھنگ کا نظام مزید مؤثر بن جاتا ہے مگر اس طریقہ کے اختیار کرنے سے کئی ایک نئے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے تدارک کے لئے نیوٹرل کنڈکٹر کو زیادہ سے زیادہ جگہوں پر ارتھ کرنا چاہئے۔

ارتھ پلیٹ کا دفن کرنا

ارتھ پلیٹ کو گڑھے میں عموداً رکھ کر اس کے اردگرد لکڑی کے کوئلے کی کیری اور چونے کے آمیزہ کو اچھی طرح بھر دینا چاہئے۔ ارتھنگ لیڈ کو ارتھنگ پلیٹ پر دو جگہوں پر جوڑ کر اسے PVC پائپ میں ڈال کر باہر لائیں اور سطح زمین سے دو یا تین فٹ نیچے تک GI پائپ استعمال کریں تاکہ PVC پائپ کو Mechanical Risks سے بچایا جاسکے۔ GI پائپ کے سرے پر GI کا ٹی بینڈ بھی لگا دیویں تاکہ جب کبھی بارش نہ ہونے کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح دور ہو جائے تو اس صورت میں ٹی بینڈ کے ذریعہ پانی ارتھنگ پلیٹ پر نمی قائم رکھنے کے لئے ڈالا جاسکے۔ GI پائپ کی بجائے PVC پائپ GI پائپ کی نسبت سستا ہے اور دوسرے اسے نہ تو زنگ لگتا ہے اور نہ ہی زمین میں موجود نمکیات وغیرہ اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح ارتھنگ لیڈ بہتر طور پر PVC پائپ میں محفوظ رکھی جاسکتی ہے۔

عارضی ارتھنگ

اگر کسی وجہ سے قوانین بجلی کے مطابق درست ارتھنگ کروانی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں پانی کے ہینڈ پمپ (بشرطیکہ اس کے تمام پارٹس (Parts) دھاتی ہوں) کو ارتھنگ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر پودوں والی جگہ (جہاں روزانہ پانی دیا جاتا ہو) پر لوہے کے مناسب موٹے اور لمبے سریے کو گاڑھ کر اسے ارتھنگ کے لئے بھی عارضی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سید غلام احمد نثار صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع نارووال مورخہ یکم مئی 2006ء کو بعمر 79 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے والد مکرم سید نذیر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھائی نیز آپ نے ہی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں آپ کے دو بیٹے مکرم سید عبدالمالک شاہ صاحب زعیم انصاراللہ محلہ دارالشکر ربوہ و کارکن فضل عمر ہسپتال اور مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد اور تین بیٹیاں ہیں مرحوم خدا کے فضل سے ملنسار، متقی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تقریب یوم مئی

(مجلس نابینا ربوہ)

مورخہ یکم مئی کو مجلس نابینا ربوہ نے یوم مئی کے حوالے سے خلافت لائبریری کی ویڈیو گیلری میں ایک تقریب منعقد کی جس کی صدارت مکرم مغفور احمد صاحب منیب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کی۔ اس مجلس کے مہمان خصوصی مکرم کاشف محمود صاحب ابن محمود احمد صاحب تھے جنہوں نے باوجود معذوری کے اپنا روزگار خود بنایا اور اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس مجلس میں نابینا افراد کو یہ نصیحت بھی کی گئی کہ اگر نیت اور عزم ہو تو معذوروں اور کمزوری مقصد کے حصول میں حائل نہیں ہوتی۔ حکومت سے بھی معذوروں کی بہبودی کیلئے راست اقدام کا کہا گیا۔ مکرم حافظ محمود احمد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ مکرم صدر مجلس نے بھی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ولادت

مکرم انیس احمد محمود صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے 25 اپریل 2006ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام شاہ زیب احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم شریف احمد صاحب مرحوم آف ملیر کراچی کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم ٹیلر ماسٹر کنری ضلع میرپور خاص سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت و سلامتی نیک صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ویسٹ تھامس کالج لندن میں داخلہ کا موقع

مورخہ 9 مئی 2006ء پی سی ہوٹل لاہور میں ایک سیمینار ہو رہا ہے۔ جس میں مسز انجیلا میلی اور مسز این اوکونیل شرکت کریں گی۔ اور موقع پر ہی داخلہ ہو گا۔ خواہشمند طلباء اپنے دستاویزات کی اصل اور فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔ مورخہ 10 مئی 2006ء کو یہی پروگرام گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں 6 بجے شام بھی ہو گا۔

کالج میں کرائے جانے والے کورسز

A لیول۔ انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، ٹیلی کمیونیکیشن، بزنس سائنسز میں HND۔ ووکیشنل کورسز یونیورسٹی۔ پریپریشن کورسز۔ ہائر ایجوکیشنل کورسز۔ پوسٹ گریجوایٹ فاؤنڈیشن کورسز (پری ایم بی اے)۔ آرٹ اینڈ ڈیزائن، بیوٹی تھراپی اینڈ سپیشلسٹ میک اپ، کیٹرنگ، کنسٹرکشن، مینوفیکچرنگ، ہیئر ڈریسنگ، ہیلتھ اینڈ کیئر، میڈیا اینڈ ملٹی میڈیا، میوزک ٹیکنالوجی، پرفارمنگ آرٹس، سپیشلسٹ میک اپ (ٹی وی، فلم، فیشن، فوٹو گرافی) فائن آرٹ، ایڈورٹائزنگ اینڈ گرافک ڈیزائن، فیشن اینڈ ٹیکسٹائل پرفارمنگ آرٹس۔ مزید معلومات کے لئے مکرم فرخ لقمان صاحب ایجوکیشن کنسرن 829 سی فیصل ٹاؤن لاہور سے رابطہ کریں

فون موبائل۔ 0301-4411770

آفس 042-5162310/5177124

فیکس 042-5164619

ای میل edu_concern@cyber.net.pk

URL www.educoncern.tk

(نظارت تعلیم)

نہایت تکلیف دہ مسئلہ

حکومت کی طرف سے لوڈشیڈنگ نہ کرنے کے اعلانات کے باوجود ربوہ میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ دن اور رات کے مختلف اوقات میں بجلی کی بندش اہل شہر کے لئے نہایت مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ شدید موسم گرما میں طلبہ کے امتحانات ہو رہے ہیں وہ پریشان ہیں نیز کم لوڈ کی وجہ سے الیکٹرانک اشیاء جل رہی ہیں متعلقہ حکام سے اس انسانی مسئلہ پر توجہ دینے کی اپیل ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم صاحبزادہ عبدالسلام صاحب حیات آباد پشاور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رسالدار فضل الٰہی صاحب 28/اپریل 2006ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے نہایت مخلص دیانتدار کارکن اور حیات آباد پشاور کے امین بھی تھے جماعت کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ انصاراللہ کے زعیم مجلس اور ضلع بھی رہے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ خداوند کریم ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 1

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری 6 تا 8 ہزار روپے سالانہ۔

2۔ کالج لیول 12 تا 15 ہزار روپے سالانہ۔

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ روپے تک۔

سینکڑوں طلباء جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرمادیں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ,,امداد طلباء،، میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

کشتی رانی کے ٹورنامنٹس

گرمیوں کے آنے کے ساتھ ہی پنجاب میں دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر سرگرمیاں بڑھ جاتی ہیں ان گرمیوں کے آغاز میں ہی ربوہ میں دریائے چناب میں آل پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ رونگ ٹورنامنٹ پنجاب رونگ ایسوسی ایشن کی سرپرستی میں مجلس صحت ربوہ کے تعاون سے منعقد ہوا۔ مورخہ 28/اپریل 2006ء کو محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ نے اس ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں کشتی رانی کے 200 میٹر سنگل، 400 میٹر سنگل، 400 میٹر ٹیم تھری اے سائیڈ اور 800 میٹر ٹیم فائیو اے سائیڈ کے مقابلے ہوئے۔ اس ٹورنامنٹ کے ساتھ ہی مشین ٹورنامنٹ بھی منعقد ہوا۔ جو ربوہ میں پہلی بار ہوا۔ اس میں 500 میٹر، 1000 میٹر اور 2000 میٹر کے مقابلے ہوئے۔ 18 اضلاع کے 68 کھلاڑیوں نے اس میں شرکت کی مجلس صحت ربوہ نے کھلاڑیوں کے طعام و قیام کا انتظام کیا۔ اس ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 30/اپریل کو منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی جناب میاں محمد آصف صاحب ایڈیشنل آئی جی پنجاب و ایگزیکٹو چیئرمین آف پنجاب رونگ ایسوسی ایشن تھے ان کے علاوہ ڈی ایس پی سرکل چناب نگر (ربوہ) اور ایس ایچ او تھانہ ربوہ بھی تشریف لائے تھے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم ملک طارق محمود صاحب صدر کشتی رانی مجلس صحت ربوہ، ٹورنامنٹ کے آرگنائزنگ سیکرٹری نے رپورٹ پیش کی۔

ٹیم ایونٹس میں 400 میٹر میں لاہور اول جبکہ 800 میٹر میں جھنگ اول رہا۔ شیخوپورہ کے نوید صادق بہترین کھلاڑی قرار پائے جبکہ مجموعی طور پر لاہور اور سرگودھا اول اور شیخوپورہ دوم رہا۔ مشین مقابلوں میں 500 میٹر میں عدیل احمد سرگودھا اور 2000,1000 میٹر میں عاطف نذیر باجوہ لاہور اول رہے۔

تقریب کے اختتام پر جناب مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور بعد میں اختتامی کلمات میں مجلس صحت ربوہ کی انتظامیہ کو اس کامیاب ٹورنامنٹ منعقد کروانے پر مبارکباد دی اور انتظامات کو سراہا۔

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

زیبائی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
4 شمر مارکیٹ و یلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

ربوہ میں طلوع وغروب

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ اور لاہور کے احمدی احباب کیلئے نئی مہران AC/CNG کار
بکنگ کروائیں صرف -/600 روپے علاوہ CNG
اور ڈول پلانا کمرے سے گھر تک پک اینڈ ڈراپ
الفرقان رینٹ اے کار
0333-4865393
فون: 042-7595739-0300-4281508

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

مٹی چھوڑ (رجسٹرڈ) کیلو فر سیرپ
ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے
کیلو فر سیرپ جو بچوں و بالغوں میں مٹی، کوئلہ، کاغذ، پنسل، ناخن سیمنٹ، چونا، کنکر وغیرہ کھانے کی خواہش کو ختم کرتا اور پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ (حکومت سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے)
ہر میڈیکل سٹور پر دستیاب ہے۔
ڈسٹری بیوشن کی خواہاں پارٹیاں رجوع فرمائیں۔
مظہر دواخانہ رجسٹرڈ احمد نگر ربوہ پاکستان
فون: 047-6211544, 047-6008338
0321-7704235

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 047-6212434 Fax:6213966

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0300-7710731-0301-7970410

البشیر اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ نزد چوک یادگار ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک کی فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
گولبازار ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائیر کنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس

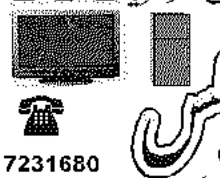

7231680
7231681
7223204
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
E.mail:uepak@hotmail.com

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش: 047-6214228

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with. Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore. Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

فخر الیکٹرونکس
گرمیوں کا تحفہ سپلٹ اے سی لگوائیں۔
ٹھنڈک کے ساتھ کم قیمت کا مزہ اٹھائیں۔
فری ہوم ڈلیوری
The House of Quality Products.
مائیکرو ویو اوون -/3000 روپے واشنگ مشین -/3000 روپے
فریج ڈبل ڈور صرف -/12000 روپے "14 کلرٹی وی صرف -/5000 روپے
فریج فریزر - کوکنگ رینج - واشنگ مشین
طالب دعا: شیخ اورنگ زیب
ڈیلرز: ڈاؤلینس، ویوز، ایل جی، ہائیر، پیل اور دیگر
Fakhar Electronics 1 Link Mcleod Road Jodhamal Building Lahore
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-300-4847216

ماشاء اللہ روم کولرز
AC کا نعم البدل فین بلو ور ڈکٹ والے کولر انرجی سیور موٹر کے ساتھ مختلف سائزوں میں دستیاب ہیں۔ نیز پرانے کولر کی ریپیرنگ کروائیں۔ خوشبو دار خس بھی دستیاب ہے۔
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ۔
علی اسٹیٹ
ALi EXPORT & IMPORT
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN.LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

CPL-29FD

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projection Plasma T.V 43" 44" 54"
بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلٹ ائیر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL: سابقہ ریجنل سیلز منیجر)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن کے معیاری پاکستانی پارٹس
13-KA آٹو سنٹر۔ بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205